PK
2199
K34T3
1879

Kalb Ali Khan, Nawab of
Rampur
Tauqi'-i sukhan

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

دستور الفصاحت

دیوان نواب کلب علی خان

Kalb Ali Khan, Nawab of Rampur

Tanqīd-i Sukhan

PK
2199
K34T3
1879

LIBRARY
MAY 1970
UNIVERSITY OF TORONTO

ذرا سا صبر بھی اللہ اس دلکو دیا ہوتا
کیا تھا تونی دنیا مین اگر جو بتان پیدا

نکرنا دعوی مہر و وفا نواب اوس بت کو
کہین ایسا نہو ہو جای ذوق امتحان پیدا

اشک حسرت سی مرا دامن جو تر ہونی لگا
وہ تو کیا غیرونکی دل مین بھی اثر ہونی لگا

جب زمانہ آہ سے زیر و زبر ہونی لگا
تب کسیکی دلمین بھی کچھ کچھ اثر ہونی لگا

چارہ گرنی ساری تدبیرین تو کین دل کی یہی
کیا کریگا گر کبھی درد جگر ہونی لگا

شام کو وصلتمین مغرب کی سفیدی دیکھکر
مین بھی سمجھا کہ آغاز سحر ہونی لگا

آفرینش تو ہوئی میری دعا سی دیکھیے
دلمین اوسکی آہ دشمن سی اثر ہونی لگا

جان سی جاتی ہین تو قاصد ہماری جانی ہین
ایسی باتون سی بھلا وہ کیون خبر ہونی لگا

اور سب کیا ہمکو بھی ہوئی زمانی بھر کی لوگ
ذکر میرا ہر جگہ اب اسقدر ہونی لگا

ضعف کی ہاتھون سی نالون پر قیامت آگئی
ہای اوسکی دلمین جب کچھ کچھ اثر ہونی لگا

کوئی سمجھاتا بھلا نواب کو کیونکر کہ وہ
نام ہِی کو تیری سنکر چشمِ تر ہونی لگا

چارہ گر کو مری عبث غم تھا
دلکی زخمون کو ہاتہ مرہم تھا

حورین مرتی تھین شکلِ بسمل پہ
تیری کُشتی پر ایک عالم تھا

خلوتِ وصل نی نچھوڑا ہای
رشک جو مدتون سی ہمدم تھا

مُنہ چھپایا دمِ وصال عبث
دلکی لینی کو ناز کیا کم تھا

جی بہلتا ہی اب مصیبت مین
ابتدای فراق مین غم تھا

وقت سی پہلی مرگیا تجہپر | یون تو مرنا مرا مسلّم تھا

طالب عیش کیون ہو نواب
تیری دم سی تو لطفِ ماتم تھا

ردیف بای موحدہ

درد و غم باعثِ تسکینِ دلِ زار ہین اب | پہلی دشمن جنہین سمجھی تھی وہی یار ہین اب

بار تھا پہول اوٹھانا بھی نزاکت سی جنہین | وہی تلوار لیی قتل کو تیار ہین اب

عشق کی ہاتھون سی اول ہی جو ہونی تھی ہوئی | میری احباب بھلا کیون مری غمخوار ہین اب

وصل کا وعدہ ہی مجہسی تو قیامت کی دن | اور دشمن سی ملاقات کی اقرار ہین اب

جب نہو گا کوئی تب مان ہی گی گو کہنا | گو تمہین مصلحتاً سیکڑون انکار ہین اب

مرضِ عشق مین اتنا نہ ستاؤ دیکھو
ہای جس نازسی دیوانہ کیا تھا مجکو

ہم بھی دکھتی کوئی کہدینگی کہ ناچار ہین اب
پھر اوسی طرز سی وہ مائلِ رفتار ہین اب

لیلو ہیوجہ بھی الزام تم اسدم نواب
دم نہ مارو کہ وہ آمادہ آزار ہین اب

ردیف بای فارسی

بزم مین آئینہ بنجائینگی ہم حیرت سی آپ
کیا عجب آغوش مین آجائین اس صورت سی آپ

رشک ہوگا راحت اوسکی حشر تک تڑپائینگی
جسکو ملجائینگی تمہارات کو قسمت سی آپ

نامرادی ہی نامانی کی یہان چھائی ہوئی
فاتحہ پڑہیی ذرا ہٹ کر مری تربت سی آپ

حسن سادہ کی بھی جلوی قتل کو کچھ کم نتھی
وصل کی شب کسلیی آئی ہین اس زینت سی آپ

ہین کچہ آئینہ نہین ہون جسمین کچہ ای سر نظر — دیکھتی ہین مجکو ناحق ہر گھڑی حیرت سی آپ

تاسحر بیخود رہون گر دمین بانہین ڈالکر — پھر مین جانون گر نکل بہاگین کسی حکمت سی آپ

پائیے گا حضرت نواب بیشک عمر نوح
بچ گئی گر آج کی شب صدمۂ فرقت سی آپ

ردیف تای قرشت

ہون تمسی غیر سی تو اشاری تمام رات — تڑپا کرو نمین رشک کی ماری تمام رات

آیا نظر نہ اختر بد غیر کا کبھی — ہر چند ہم گنا کیے تاری تمام رات

اوس صبح کو نہ اہل طرب تم برا کہو — جیتا رہا ہون جسکی سہاری تمام رات

ہم صرف اک نگاہ مین جی سی گذر گئی — کیا ہو جو ہون نصیب نظاری تمام رات

اتنا اثر تو رونے مین آیا کہ تا سحر
دیکھا کیے وہ منہ کو ہمارے تمام رات

ہے عید وصال عدو سے خدا کرے
مشاطہ بال اونکی سنوارے تمام رات

وہ میرے گھر مین آئے اب انکو کہان قرار
گردش ہی مین رہینگے ستارے تمام رات

تم خواب ناز مین رہے پر شوق دل سے ہم
صدقے ہوا کیے ہین تمہارے تمام رات

ارمان دلکے دل ہی مین نواب رہ گئے
گھونگھٹ اوٹھا نہ شرم کے مارے تمام رات

ردیف تای ہندی

روز کہتے ہین وہ مجھسے تری فریاد ہے جھوٹ
یہ اگر سچ ہے تو پھر اونکی بھی بیداد ہے جھوٹ

سب غلط تو ہی سہی ہر مین ہان لیکن
عشق عشاق بھی اے صانع ایجاد ہے جھوٹ

مکر کرتا تو نہ دیتا کبھی جانِ شیرین
کس طرح مانون بھلا دعوی تمہارا ہی جھوٹ

راست گوئی ہو جو کچھ بھی تو ذرا ہو تسکین
دل مضطر کو مری خنجرِ جا ادہی جھوٹ

جھوٹ وہ بولین تو پھر تم بھی نہ چوکو نواب
کچھ برا ہی کہو گر تمکو نہین یاد ہی جھوٹ

ردیف ثای مثلثہ

کیون وہ بگڑی ہین ہمسی کیا باعث
عمر گذری نہ کچھ کھلا باعث

یون بتائینگی وہ نہ وجہ ملال
باتون باتون مین پوچھنا باعث

دلربائی کی اور ہین اسباب
نہین تنہا یہی ادا باعث

پوچھتی ہین کہ مرتی ہو تم کیون
اب بتاؤ بتائین کیا باعث

آتین کیا کیا بلائین گر ہوتا ÷ وصلِ جانان عذاب کا باعث

سب سی تا دلِ رنج کرتی تھی ہمنی پوچھا تو کچھ نتھا باعث

ہم نہ سمجھی تھی یہ کہ ہوگا وصل جسم و جان کی فراق کا باعث

مارڈالا تمھاری رنجش نی ورنہ ہین تمسی پوچھتا باعث

شرم آتی نہین ہے پوچھتی ہو میری چاہت کی برملا باعث

پوچھتا ہے جو کوئی وجہ جفا مجھسی کہتے ہین تو بتا باعث

تجکو میری قسم بتا مجھکو میری نواب رنج کا باعث

ردیف جیم تازی

دیتا ہون تجھی صبح خدا کی ہین قسم آج وصلت کی ہی شب جا طرفِ ملکِ عدم آج

اقرارِ ملاقات یہ کل کسنی کیا تھا
جو موت کی آئی سی بھی نکلا نہین دم آج

تھمتا ہی وہ مہوش نہ ٹھہرتی ہی شبِ وصل
ای دیدۂ خونابہ فشان تو بھی نہ تھم آج

کیا ظلم ہی کیا قہر کہ جو کل تھی عدو پر
مجھپر بھی ہین ابوا ہی لطف و کرم آج

کوتاہیِ شب خانۂ جانان مین نہ جانا
ہین وصل کی سامان وہان جاتی ہین ہم آج

اس ضعف کی آزار سی پھر دیکھیی کیا ہو
پھر لیتی ہی کوچی مین بھی دو چار قدم آج

وعدی کیی گو حشر مین ملنی کی کسینی
کیا کیجیی ہمکو تو جدائی کی ہین غم آج

آخر تو قیامت مین ہمی شکوی کرینگی
پھر کاہیکو رہجای کوئی طرزِ ستم آج

اندیشہ ہی باتون سی تمہاری ہمین آنوب
کل ہت کو بھی پوچھو گی جو ہی ذکرِ صنم آج

ردیف جیم فارسی

ہجر مین اوسکی یہ ہر گز نالۂ شبگیر کھینچ
ہوسکی تو انتظارِ خوبیِ تقدیر کھینچ

دل مرا حاضر ہی کیون ہی آفت کی بلا پیش
ای مصور اس ورق پر یار کی تصویر کھینچ

قید اونکی کسکو ملتی ہی مگر یہ قصر ہے
ہر گھڑی کہتی ہین وہ دشمن سی تیغ زنجیر کھینچ

اضطرابِ دل کی پہلی فکر کر لی چارہ گر
پھر جو چاہی تو جگر سی میری اوسکا تیر کھینچ

ذبح کی دم شور ہی نواب سر پر غیر کی
تو بھی اگر وجد مین اک نعرۂ تکبیر کھینچ

ردیف حای حطی

ہمسی بچی گی فرقتِ جانان مین کسطرح
آفت رہی گی گردشِ دوران مین کسطرح

قبر رقیب پر بھی تو ایسی ہی پھول تھی
رکھون ہین انکو ہای گریبان مین کسطرح

روز فراق یار تو جون تون گذر گیا
اوٹھین گی یہ قلق شب ہجران مین کسطرح

آہین تو چپکی چپکی بھی کھینچ سکتی ہین مگر
نالی چھپاؤن سینہ سوزان مین کسطرح

دیوانی تیری گو نہین خلد برین مین خوش
پر دیکھنا کہ جاتی ہین زندان مین کسطرح

یون تو ہزارون مر گئی پر ہم بھی دیکھ لین
آتی ہی موت تو غم پنہان مین کسطرح

کل تک قدم نہ رکھتی تھی جو فرش ناز پر
جاتی ہین آج گور غریبان مین کسطرح

ای خندہ وصال ذرا رحم دیکھ تو
رو رہا ہون پھوٹ پھوٹ کی ہجران مین کسطرح

اپنی خیال مین بھی تو آتی نہین ہین ہم
نواب آئین خاطر جانان مین کسطرح

ردیف خای معجمہ

سیب ذقن ثمر ہی تو گیسو ثمر کی شاخ
لب ہین اگر شکر تو گلا نیشکر کی شاخ

کوتاہی وصال ہی ثمر بیکسو ثمر نہ تھی
گردون نی ایک اور لگادی سحر کی شاخ

جلوہ یسی تری گرنہین کرتی ہی وجد تو
کیون جھومتی ہی باغ مین ایک ایک شجر کی شاخ

یون دوڑتی ہین تیر اوکی دل جگر کو
لیسی ہوا سی جاہی ادہر کو ادہر کی شاخ

لخت جگر کی بنتی ہین زنجیر رات دن
انکو بھی آپ سمجھی کسی جانور کی شاخ

آنکھین ملین جو پاؤن پر اوس سحر حسن کی
دریا سی ملگئی مری مژگان تر کی شاخ

نواب مضمون کو تواضع پسند ہی
جہک جاتی ہی جبہی شجر بارور کی شاخ

ردیف دال مہملہ

بچھائی دام کی جا زلف پر شکن صیاد — ذرا تو سوچ یہ ہین کونسی چلن صیاد

ذرا مین دیکھ لون حسرت سے ہمصفیرون کو — ابھی نہ کھینچ خدا کی لیی رسن صیاد

یہان بھی لطف گلستان کی ملگئی مجکو — قفس مین یاد ہو پھر کسلیی وطن صیاد

بجھا نہ آتش دل کو کہ ایک مدت مین — بھڑک کی آج جلایا ہی تن بدن صیاد

ہین وہ نصیب ہون کہ آجاؤن تیری ہاتھون مین — مجھی بھی یاد ہین لاکھون ہی مکر و فن صیاد

کیا ہی ذبح جو تیغ ستم سے چمن مین تو ہرگز — شہید ناز کو دینا نہ تو کفن صیاد

کچھ اس مزی کی اسیری ہی ہمکو گلشن مین — نہ بھولین گی کبھی ہم خلد مین چمن صیاد

قرار و صبر بھی لوٹا ہی بعد اسیری کی — بنا ہی میری لیی ہائی راہزن صیاد

چمک چمک کی زبانیکو پھونکدون نواب
اگر بنای مجھی شمعِ انجمن صیاد

ردیف دال ہندی

دلسوز پر گھمنڈ نہ غمخوار پر گھمنڈ
ہمکو تو ہے فقط غمِ دلدار پر گھمنڈ

بس بس خدا کی واسطی اتنا نہ چھیڑیی
یہ بات کونسی ہی کہ انکار پر گھمنڈ

پتھرا گئین جو نزع مین آنکھین تو بول اوٹھے
تھا آپ کو بھی دیدۂ خونبار پر گھمنڈ

یہ بھی نیا ستم ہے کہ اب بات بات مین
ہوتا ہی اونکو الفتِ اغیار پر گھمنڈ

نواب ایکی زخم تو ہین عشق کی نشان
وحشت مین کیون نہو خلشِ خار پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

سادہ دنیا مین نہین میری رقم سی کاغذ
غیر کی لکہنی کو منگواو عدم سی کاغذ

خط پہنچنی کی ہی تعجیل بہت ڈرتا ہون
چھوٹ جای نہ کہین دست قلم سی کاغذ

عہد الفت کی رقم ہوتی ہین وہ غیر سی لکہو
آدمی بہیج کی منگواتی ہین ہم سی کاغذ

روح خط کا نہ کری ہای کہین استقبال
نامہ بر پہنچنی دی دو چار قدم سی کاغذ

جب قلم مینی اوٹہایا کہ تجہی خط لکہون
بہر گیا دم مین شکایات ستم سی کاغذ

نامہ جب غیر کو قاصد وہ رقم کرتا تہا
تو نی کیون لی نہ لیا دست صنم سی کاغذ

صبح کل تو نہین نواب تو پہر کیون ہر روز
آتی ہین پاس تری دیر و حرم سی کاغذ

ردیف رای مہملہ

ضعفِ دل دونا ہوا ہی مجکو بیکل دیکھکر
تم بھی سلجھا نہ زلفِ مسلسل دیکھکر

شکل تیری اورِ محشر کو کیا یاد آگئی
پوچھتا ہی حال میرا سب سے اول دیکھکر

روح بھی نکلی اودھر سی تو مجھی یاد آگیا
وہ تڑپنی کا مزہ میدانِ مقتل دیکھکر

تیرہ روزی مین نہ لیتا اختر تاک روزِ ازل
یہ فقط لی ہی تری آنکھونمین کاجل دیکھکر

پیچ کچھ بھی تو نتھا تقدیر مین میری مگر
یہ بھی مینی لیا اوس زلف کا بل دیکھکر

چھپ گیا تقدیر کا لکھا تو پھر کیا ہوگیا
کیون بگڑتی ہو جبین پر میری صندل دیکھکر

کمسنی کی لذتین کیا کیا مجھی یاد آگئین
اوس پریوش کی گلی مین آڑی ہیکل دیکھکر

توبہ کی تھی مینی واعظ ٹوٹتی ہی پہونچی
دست ساقی مین اداسی می کی بوتل دیکھکر

٢٣

میری آنکھون نی لگا دی زور ساونکی جھڑی
ہجر کی شب چرخ پر گھنگھور بادل دیکھ کر

آج وہ آئی ہین میری گھر مین سُپی کی لپی
جو گئی تھی تیری محفل مین مجھی کل دیکھ کر

دست لاغر پہ نہین میرا جو سہجائی کمر
ڈالی شانی پر اپنی آپ آنچل دیکھ کر

مختصر پیغام پر بگڑی ہین گو وہ نا مگر
ہنس ہی دینگی پر مرا حال مفصل دیکھ کر

کیا ڈریگا فتنۂ روز جزا اسی وہ بھلا
جو نہ گھبرایا تری محفل مین ہلچل دیکھ کر

مر کی ہمنی تو کیا سب ہجر کا قصہ تمام
وہ یہین کہتا دیکھین اس جھگڑی کو فیصل دیکھ کر

دیکھ ای واعظ نکر نا آج تعریف بہشت
آئی ہین جوش جنون مین ہم بھی جنگل دیکھ کر

نالۂ عشاق پر احسان ہی نوّاب کا
آہ کی پہلی اوسی نی شکل مقتل دیکھ کر

آرزو ہی تہ خنجر بھی بسمل ہوکر
کاش یہ بھی مری پہلو مین ہی دل ہوکر

ایسی غمزوں سی کہین خون مرا چھپتا ہے
منہ چھپاتی ہو عبث نا سی قاتل ہوکر

رات کا حال جو کچہ چھیڑ کی پوچھا مینے
مُنہ بنانی لگی وہ شرم سی قائل ہوکر

گردش چرخ پر افسوس بھی آتا ہے
کہ رہی تیری اداؤن مین نہ شامل ہوکر

تا ابد کیون نہ تڑپتی رہین ہم مقتل مین
حیف ممنون قضا ہون تری بسمل ہوکر

ہمتو قائل ہین تری آپنی کی ہمت کی
آنکہ تجہسی یہ لڑاتا ہے مقابل ہوکر

حسرت اوس عاشق مایوس کی ہی قابل دید
اوٹہ گیا ہو جو تری بزم مین شامل ہوکر

ہای کیا قہر ہے پوشیدہ ہین لب زیر زمین
اوبہری خسار تری بوسی کی قابل ہوکر

دہن یار نصیبن یہ جو عدم ہی مین رہے
کیا ہوا رنگ مری چہری سی زائل ہوکر

آگیا ساری کمالون مین ہماری نقصان
ہمتو سمجہتی ہی بہت عشق مین کامل ہو کر

وہ ارادہ جو کری غیر کی گہر کا یارب
زلفین پاؤن مین او بجہ جاتین سلاسل ہو کر

نامہ بر کا نہ ہا نام بہی دنیا مین مگر
روز پہر آتی ہین ہم تا سر منزل ہو کر

نہوا فرقت جانان مین مرا کام تمام
رہ گئی ہای بلا آج بہی نازل ہو کر

کچہ عجب رنگ ہی ونیتی تمہاری نواب
بزم سی اوٹہتی ہو کیون رونق محفل ہو کر

ردیف رای ہندی

چہبہر نشتر کی ہی گو پاون کہ خار کی چہیڑ
بڑہ گئی ہی دل کو مری پر فرد یار کی چہیڑ

تیری زنہار دیک تو ہی سہل سی اک بات ولی
خاک مین مجہکو ملادی گی یہ پہر بار کی چہیڑ

ہای مین مر گیا وصل مین جب اوسنی کہا
نیند آئی ہی حکایت کوئی اغیار کی چھیڑ

بزم اعدا مین ہین سامان خوشی کی لیکن
چھیڑ نشتر کی ہی دل کو مری ہر تار کی چھیڑ

منع کرتا ہی مجھی ہای تری چاہت سے
دیکھ تو مجھسی یہ ناصح مری غمخوار کی چھیڑ

کہتی ہین جھوٹ کہ وہ تا سر بالین آئی
یہ نئی طرز کی ہی نزع مین اغیار کی چھیڑ

ہو گئی خاک مگر اوسکو ابھی تک تو ہی
ہی وہی رنجش بیجا وہی ہر بار کی چھیڑ

ردیف زای معجمہ

نہین آئی ہین ادھر صبر کی انداز ہنوز
اور اودھر ہین وہی ظلم اور وہی ناز ہنوز

قدر کیا رونی کی تجھکو کہ تری کانون تک
خندۂ گل کی بھی پہنچی نہین آواز ہنوز

بدگمان کیون ہی رقیبونسی تبا خیر تو ہی	نہین نکلی ہین مری دل سی تری راز ہنوز
مرگئی سیکڑون زن نہوا کوئی مگر	وہی مشہور ہین اون ہونٹھونکی اعجاز ہنوز
چہچہی بلبل سدرہ کی بھی سن آیا ہون	پھر بھی باقی ہی مجھی حسرت پرواز ہنوز
وہ تو آئی ہین تماشی کو مری ماتم مین	کیون عبث روتی ہین بیٹھی ہی مسانہ ہنوز

ناز کا شانہ آباد پہ تھا نو آفت
نہین دیکھا ہی کوئی خانہ برانداز ہنوز

ردیف سین مہملہ

افسوس بیٹھین غیر تو زانو دبا کی پاس	ہمسی یہ ضد کہ ہم کبھی بیٹھین نہ آکی پاس
مجھسی ستم ظریفی اغیار دیکھنا	ہنگام نزع اوسکو بٹھایا ہی لاکی پاس

ناکامیاں ہماری بھی پہنچین گی عرش تک
آیا اثر کبھی جو کسی کی دعا کی پاس

کس بات کی امید ہین دی جان کو بھی ہی
جز جور اور کیا ہی کسی بیوفا کی پاس

گر زندگی مین دور ہین عاشق تو کیا ہوا
مر کر پہنچ ہی جاینگی آخر خدا کی پاس

بلبل کی نالی کون سنی گا کہ آج کل
محفل مین شمع کہی ہی اونسی منگا کی پاس

اسوقت تو نصیب ہو دشمن کو بیخودی
آئی ہین نازنین وہ بہت شرم کھا کی پاس

چوٹی کی بو تو مینی ہی سب مین سونگہ لی
باقی رہا ہی خاک چمن مین صبا کی پاس

معلوم ہی مجہی کو وہ نواب کیا کہون
جاتا ہون جس امید سی اپنی خدا کی پاس

ردیف شین معجمہ

نہین کچہ مری ہی زمانی کی خواہش
کہ تمکو رہی آزمانی کی خواہش

مجہی کو تو وحشی بنانا ادا ہی
مجہی سی ہی پہر دم مین آنیکی خواہش

نہوتی کسیکو تو جہگڑا نہوتا
ستمگارون سی دل لگانی کی خواہش

نہ بیٹہینگی ہم چین سی ایک دم بہی
جو تمکو ہی وحشی بنانی کی خواہش

چہپی ہین وہ مجہسی تو نواب شاید
ہوئی ہوگی پہر دل مین آنیکی خواہش

ردیف صاد مہملہ

روبرو ہر کس و ناکس کی یہ فریاد ہی خاص
کہ تری لطف و کرم عام ہین بیداد ہی خاص

عید رہتی ہی جو قربانی عشاق کی
وہی سفاک ہے جسکا کہ یہ ایجاد ہی خاص

اپنی چاہت کی ہین سو رنگ تمہین بہ خیال
عشق شیرین کی لیی نالۂ فرہاد ہی خاص

سعی مشاطہ کی پروا نہین اصلا تمکو
تیری ہر عضو مین اک حسن خداداد ہی خاص

سب تو ہین مورد الطاف فقط اپنی نواب
ایک میری ہی لیی خنجر جلاد ہی خاص

ردیف ضاد معجمہ

پہلی تہا صرف اک ہمسی ہی نامہ بر پر اعتراض
ابتو ہوتی ہین ہزارون ہر خبر پر اعتراض

طعنہ زن ہوتی ہین ناحق آپ میری ضعف پر
کیجیی پہلی ذرا اپنی کمر پر اعتراض

ای شب محشر نہ اترا جا یہان سی دور ہو
یاد ہین مجکو بہت تیری سحر پر اعتراض

قابل تحسین ہی گو آفاق مین ماتم مرا
پر وہان ہوتی ہین میری نوحہ گر پر اعتراض

اب وہی روتی ہین منہ پر اپنی دہر کر آستین
جو کیا کرتی تھی میری چشم تر پر اعتراض

یہ نہین وہ لعل جسکو کہہ سکو اچھا برا
ہم تو جب جانین کرو لخت جگر پر اعتراض

ہی خدا ہی کو دعا وصل بتان کی ناپسند
لوگ ناحق کرتی ہین نواب اثر پر اعتراض

ردیف طای مہملہ

آج بدلی بیقراری کی بڑی مشکل سی شرط
تم ہی دل کی ہو اگر ہم ہار جائین اس سی شرط

کس طرح جیتا رہی بیموت جب الله سی
ہو چکی ہو روز اول ہی یہی بسمل سی شرط

پہونک دینگی آہ سوزان سی دلونکو وقت عیش
تم تو کیا ہمنی لگائی ہی یہی محفل سی شرط

بوسہ لیکر تا عدم پہر دیکہنا پہر کر نہ تو
دیتی ہین انعام جب کرتی ہین سائل سی شرط

مرکی بازی لگئی الفت کی تو نواب کیا
دیکھا جیتین گی جیتی جی ہم اوس قاتل سی شرط

ردیف طای معجمہ

پچھلی تو بُری ہوتی تھی تحریر کی الفاظ
تقریر مین بھی اب نہین توقیر کی الفاظ

تقدیر مدد کرکہ بڑی فکر سی ہین
لکھی ہین خط شوق مین تاثیر کی الفاظ

دیکھین مری آوارگی بخت تو ہو جائین
معنی سے جدا او تقدیر کی الفاظ

مضمون عنایت کی سزاوار تو ہین اور
پر میری لیی خاص ہین تحقیر کی الفاظ

اِکی لکھو اس ڈھب سی اوسی نامہ کہ نواب
جادو کی جو معنی ہون تو تسخیر کی الفاظ

۳۲

ردیف عین مهمله

مجھکو دیتی ہین عبث آنیسی اوسکی اطلاع
ہوچکی ہی اضطراب دل سی پہلی اطلاع

کیا ازل ہین سیر ہوتی گر کہین ہوتی مجھی
پیش حق ناکامی بخت نے یون ہی اطلاع

بیخبر موت آگئی فرقت ہین اسکا کیا گلا
جانتی اول سی ہم تو ملتی کونہی اطلاع

روک لیتی ہین یہ کہکر مجھکو دربان اسکی ہای
باریابی ہوگی پہنچی پہلی ہولی اطلاع

کیون نہ آئی موت جسدم روک کر مجھکو گیا
بیتامل مدعی گھر مین کی دی اطلاع

گر نہین در پر کوئی تو جان شیرین بڑھ کی تو
مقدم نواب کی اوسکو ذرا دی اطلاع

ردیف غین معجمه

ہی یہ وہ باغ کسکو جو دیکھی فضای باغ
داغ الم ہین سینی پہ اپنی بجای باغ

کس کا خرام ناز نظر آگیا کہ آج
مستانہ جھومتی ہی روش پر ہوای باغ

سیر بہار دیکھون مین کیونکر کہ ہجر مین
صرصر سی بڑھ کی ہی مری دلکو صبای باغ

وہ گلبدن چمن مین اگر آئی ناز سے
کیونکر نہ عندلیب ہو ہر دم فدای باغ

بلبل ہون بوستان جنان کا مین اے خدا
دیکھون نہ خواب مین بھی گیتی کی ہوای باغ

گلچین کی ظلم نخوت گل نالہ ہزار
یہ سب مری نظر مین ہین جور و جفای باغ

کس شوق سی جلوہ مین مری گل کی دوڑتا
طاؤس وار ہوتی جو نواب پای باغ

ردیف فا

مائل ہوئی ہی طبع جو آزار کیطرف
ہین خوش ہون جاؤ سوقسی اغیار کیطرف

رو رو کی ہمنو کہتی ہین اپنی مصیبتین
ہنس ہنس کی دیکھتی ہین وہ دیوار کیطرف

رنجش ہوئی ہی غیر سی ایکاش اگھڑی
ہوجای حق بھی میری ستمگار کیطرف

فرصت ملی نہ رونیسی اکدم بھی ہجر مین
کس کس نظر سی دیکھتی دلدار کیطرف

اللہ ری لحاظ نہ اللہ بھی سنی
گو ہو زمانہ تیری گنہگار کیطرف

شاید نگاہ پیار کی پڑجای بھولکر
بیٹھین گی ہم بھی بزم مین اغیار کیطرف

جسوقت دیکھتی ہین مجھی دیکھ لیتی ہین
ناحق بھی اک ادا سی وہ دو چار کیطرف

بھر دی اوسی کی دلمین خدا نے مصیبتین
جاتی ہین آج وہ مری غمخوار کیطرف

نواب یون ہی داور محشر کو دیکھنا

دیکھا ہی جیسی پاس سی اغیار کی طرف

ردیف قاف

فاتحی کو ہمرہ غیر اوسکو بی آتی رفیق
ہای میری قبر سی بھی بچ پہ شرمای رفیق

شورش دل کی بھی پھر تدبیر کچھ ہو جایگی
پھلی اس جیب درین کو تو سلوائی رفیق

تم اشاری کرتی ہو ناحق کہ سمجھادا سہی
ہین سمجھ ہی جاؤنگا پر ہمکو سمجھائی رفیق

میری گھر ہین تو مصیبت پڑ رہی افسوس ہی
تیری در پر مجھکو لیجا کر نہ پچھتائی رفیق

پڑھتی ہین یسین در وا زیسی مجکو دیکھ کر
خوب غمخواری کو میری اس گھڑی آئی رفیق

آج کیون بیٹھی ہین یا رب شام سی در پر مری
سب عزیز و اقربا غمخوار ہمسائی رفیق

مانع دیدار احبا مان ہو یہ ہو سکتا نہین
کیسی باتین ہین یہ پھلی منہ تو موڑائی رفیق

وحشتِ دل ہی سلامت تو نہیں بروں ابھر | چاک دامن کو مری گر لاکہ سلوای رفیق

رحم کی قابل ہی یہ نواب تیری بیکسی
مدعی بھی دیکھ کی تجکو تو بنجائی رفیق

ردیف کاف عربی

کہتی ہو آج تم نہیں بچنی کی شام تک
بھولی ہو اپنی چالو مین طرزِ خرام تک

یارب شب فراق بسر ہوگی کسطرح
دیکھی نہین ہی مینی تو فرقت کی شام تک

اعدا کی جور دیکھکی احباب مر گئے
لینی نپای ہای مرا انتقام تک

قاصد کی آگی رشک سی خاموش رہ گیا
آیا زبان پر نہ کسیکا بھی نام تک

کسکا جنازہ رشک سی اٹھ جائیگا بدن
ٹھہری رہینگی وہ جو کبھی اذن عام تک

شکوی نہ سننی کی ہی تغافل سی خو وہان
اٹکا ہی دم یہان گلہ ناتمام تک

کیا خاک نکلی شکل ملاقات کی بہلا
انتو ہی اونسی ترک سلام و پیام تک

واعظ ترا اسلام ہی کہدینگی حور سی
جا نکلی گر کبہی تری دار السلام تک

آئی وہ کسطرح سر بالین جو بارہ سی
رو یا مین بہی پہر انہو دو چار گام تک

ہمدم غم فراق کی ہاتہو نسی ہم اگر
تا صبح بچگئی تو بچین گی نہ شام تک

ملک عدم مین چین سی ٹینگی کس طرح
حسرت رہی گی یون ہی جو روز قیام تک

نواب بخت بد ہین کہان پختہ کاریان
چہوڑا انہین ہی یاس نی سودای خام تک

ردیف کاف فارسی

پھلی اپنی دل کو تھی کیسی محبت کی اُمنگ / رہگئی حسرت ہی حسرت اب نھین کوئی اُمنگ

جاتی ہین ہمتو ہر خواہش کو بدتر موت سے / ہونگی ایسی بھی جنھین ہر بات کی ہوگی اُمنگ

ہونٹھ بھی ہلنی نپای اوسکی رعب حسن سی / درد دل کہنی کی ہمکو ہای کیا کیا تھی اُمنگ

مدعی کو آرزوی وصل جانان ہی مگر / دوہی باتو نمین دہری ہیجای گی ری اُمنگ

دل لگالینی کو ای نواب سمجھی ہو سہل / ہوش ہین بھی آو دیکھو یہ نھین اچھی اُمنگ

ردیف لام

جان آنکھو نمین ہی کرنا نہ کنار قاتل / کوئی دم اور بھی ہوجای نظار قاتل

نہ اوٹھا تیغ کہ ہاتھون کو اذیت ہوگی / قتل کی واسطی کافی ہی اشار قاتل

پی خونریزی عالم ہی کمر تیری وہان
اب عدم مین بھی نہین ہای گذرا قاتل

زن ہونیکی تمنا مین کرون خان تو ہی
پھر بھی تکلیف کری تو جو گوارا قاتل

سخت جانی نی بہت تنگ کیا ہی دلکو
اب نہین تیری سوا کوئی سہارا قاتل

پوچھ لیتی ہین گنہگار کی حسرت دمِ قتل
سن لی کچھ میری تمنا بھی خدارا قاتل

یاس سی مر گئی بیموت ہزارون عاشق
نوٹر کر آس جو مقتل سی سدھارا قاتل

اس سی ایذا ہی وہ ایذا سی چھڑا دینا ہی
لاکھ دلسی ہی مجھی اسلیی پیارا قاتل

تو نی ہمسی بھی وفادار کہین دیکھی ہین
بیگنہ قتل ہوی دم بھی نہ مارا قاتل

خنجرِ یار مبارک ہو وہان اعدا کو
نازِ معشوق یہان تو ہی ہمارا قاتل

نوعروسانہ جو ہی بزم نشین ای آفتاب

ہمنی پہچان لیا ہی وہ تمہارا قاتل

ردیف میم

کیون ڈرین طول شب فرقت سی ہم
دل لگا لین گی ہر اک آفت سی ہم

تم بھی تو دیکھو کہ اک مدت سی ہای
دیکھتی ہین تمکو کس حسرت سی ہم

ہی بھلائی بخت دشمن ہین تمھی
کیون نکالین شکل بد قسمت سی ہم

قدر تمکو کچھ نہین اسکی مگر
ہو گئی مشہور اسی وحشت سی ہم

آئنہ وہ دیکھتی ہین دیکھیے
آپ ہین آتی ہین کس صورت سی ہم

ایسی وحشت تھی کہ روز حشر بھی
خاک اوڑاتی ہی اوٹھی تربت سی ہم

حسن اوسکا کام اپنا کر گیا
دیکھتی ہی رہ گئی حیرت سی ہم

اور ہی عالم ہین جا ای شورِ حشر | قبر ہین سوتی ہین کس راحت سی ہم

تمسی دانا یون پہنسین نواب حیف
ایکدن پوچہینگی یہ حضرت سی ہم

ہٹ شبِ وصل کیا کرتی ہو جس ناز سی تم | آتو جاؤ کبھی دل مین بھی اوس انداز سی تم
قتل کر ڈالیگی پھر نرگسِ جادو مجھکو | زندہ کر دوگی اگر ہونٹہونکی اعجاز سی تم
پیشِ دشمن مری رو دیتی ہوئی چشمِ پرآب | آج تو کچھ نظر آئی مری ہمراز سی تم
جسطرح غیر کی گہر جاتی ہو شرمائی ہوئی | کاش آتی مری دلمین اسی انداز سی تم
نہین تاثیر نہ ہو نالونمین میری لیکن | چونک اوٹہوگی کبھی تو مری آواز سی تم

آج پھر جاتی ہو تم اوسکی گلی مین نواب

کل تو آئی تھی وہانسی عجب اغوا نسی تم

ردیف نون

پہلی مجکو غمگسار کہان　　ہین کہان اور کوئی یار کہان

چبھہ کی تلوی ہین دل تک آئی ہی　　بڑہ کی پہنچی ہی نوکِ خار کہان

قتل اعدا کی بعد خجلت ہی　　ہوتی ہو ہای شرمسار کہان

چار دن اور دیکہ لی بلبل　　پھر یہ آرایشِ بہار کہان

میری دلسی چہپا کی کہان ہی　　ای فلک تونی اختیار کہان

تندخو ہی وہ نامہ بر مانا　　پر یہان تابِ اختصار کہان

واعظ اچھی ہین شاہدانِ جنان　　لیکن ایسی ستم شعار کہان

کوچۂ غیر اور ہین پس مرگ
ڈھونڈھتی ہین مرا مزا کہان

آرزوی مشاطکی نواب

تم کہان اور زلف یار کہان

روٹھی ہین بگڑی ہین منہ پھیری ہین جھنجلائی ہین
بعد مدت کی اس انداز سی وہ آئی ہین

کچھ جتائی جو محبت تو وہ بولی کیا خوب
آپ بھی چاہ کی مجکو بہت اترائی ہین

ہای مین مر نہ گیا جب یہ سنا فال نی
لاشی غیرونکی بڑی دہوم سی اوٹھوائی ہین

کچھ عجب بانکپن ان گیسوونکی ہین ظالم
دل زمانی کی لیی پھر بھی تو بل کھائی ہین

غیر کی آگی ذرا جھوٹ ہی کہدی قاصد
ٹھہری کچھ اور بھی اوس شوخ نی فرمائی ہین

اپنی ہاں دابہون پر ناصح ناداں بس تو
وہی دانا ہین جو اوس بزم مین گھبرائی ہین

آچکی تھی مری آغوش مین ای وای نصیب
غیر کو دیکھ کی کسوقت وہ شرمائی ہین

بوسی کسنی یہ لیی رات کو گستاخی سی
پہول ایسی تری چوٹی کی جو کمہلائی ہین

خون سی اپنی لکھین نامہ کہ ممتاز رہی
سنتی ہین غیر نی بھی خط اوسی بھجوائی ہین

دلسی الجھین گی ابھی دیکھتی ہی مشاطہ
تو نی بال اوسکی عبث صبح کو سلجھائی ہین

خواہش زیست ہی غیرونکو اودہر اور ادہر
اونسی دس پانچ کفن آج بھی سلوائی ہین

ہمکو امید تاسف ہی عبث ای نواب
قتل کرکی کہین سفاک بھی پچتائی ہین

بلائین اونکی ملک صبح و شام لیتی ہین
بلائین تیری جو وقت خرام لیتی ہین

جگہ سوای عدم اب نہین ہی توبہ کو
کہ میکشی کو وہ ہاتھون مین جام لیتی ہین

۴۵

نہ کہون کسی عزیزان لبونکو مین کیونکر
کہ مرتی دم بھی یہ تیرا ہی نام لیتی ہین

حسین ہوتی نہ دنیا مین تو نہ مرتی ہم
عبث رقیب سی سب انتقام لیتی ہین

ہزارون مرغ چمن نوحہ خوان ہین پر صیاد
مجھی کو دیکھکی ہاتہون مین دام لیتی ہین

پکارنا مجھی محشر مین یون ہی تو نواب
کہ وہ بھی پیار سی آدھا ہی نام لیتی ہین

شب فراق یہ کیا سوجھی ہی فرشتونکو
کہ آسمان کو گردش سی تھام لیتی ہین

عذاب ہو کہ ثواب اسمین خیر جو کچھ ہو
تمہاری ہاتہ سی ہم ابتو جام لیتی ہین

قیامت آئی سنا ہی کہ حشر مین نواب
جزای عشق مین دار السلام لیتی ہین

جاینگی مقتلمین بہر جانفشانی ایکدن
بہول جانا ہمکو تو ای سخت جانی ایکدن

اے خضر نازاں نہو نا ہمکو بھی ملجائیگی
مرتی مرتی یون ہی عمرِ جاودانی ایکدن

اوسکو بھی اللہ کیا کیا ناز ہوگا عمر بھر
جسکی سن لی ہوگی تونی نوحہ خوانی ایکدن

ایک ہی شب مین توانا مجکو کر دیتا ہے شوق
چین لینی دیتی ہی گر ناتوانی ایکدن

وہم ایسی ہی بندھی گر عشق مین تو نے کیا
پہنچی گی اللہ تک یہ بدگمانی ایکدن

وصل پر مین ہوا کیا خاک نکلی ولولی
رہگئی مہمان میری نوجوانی ایکدن

خیر ہی اتبک تو لیکن رنگ لائیگی ضرور
رفتہ رفتہ یہ تمہاری بدزبانی ایکدن

تنگ آکر جای گی سوی عدم شکلِ کمر
موت کی ہاتھوں سی میری زندگانی ایکدن

دل لگا بیٹھی ہی تونسی یہ نسمجھی ہم کہ ہای
آئیگی سر پر بلای ناگہانی ایکدن

غمزۂ قاتل ستانی پر جو آمادہ ہین یون
بی نشان ہو جای گی دنیای فانی ایکدن

حالِ غم مجھسی تو ای نواب برسون کہہ چکی
اونکو بھی چل کر سنا دو یہ کہانی ایکدن

روز اول ہی کیا مورد بیداد ہمین
خوش نہ آئی یہ ادا صانعِ ایجاد ہمین

جس ستمگر کی لیی دلسی بھلا یا سب کچھ
بھول کر بھی نکیا اونسی کبھی یاد ہمین

ہنستی ہین ہمتو رقیبونکی جلانیکی لیی
طرفہ تر یہ ہی کہ وہ جانتی ہین شاد ہمین

ہم جو بچ رہتی مصیبت سی تو کیا ہوتا
کیون کیا چرخ جفا پیشہ نی برباد ہمین

تا نہو دعویِ خون روزِ قیامت ہمکو
قتل کرتا ہی ادا اونسی وہ جلاد ہمین

خوگرِ عیشِ اسیری ہوی ہین مدت
ابتو آزاد نکر ای ستم ایجاد ہمین

دیکھکر بزمِ عزا بعد مری کہتی ہین
نظر آتا ہی یہ گھر آج کچھ آباد ہمین

۴۹

دام میں آئی ہیں کیا جانیے کس ذوق سے ہم | کہ بہت دیکھ کی شرمندہ ہی صیاد ہمیں

نہ سبب پوچھ ستم کا بخدا ای نواب
دل سے مرغوب ہے ظالم تری فریاد ہمیں

گھر بیٹھی آہ کچھ بھی امید اثر نہیں | جا اوسکی دل میں آہ جو فلک پہ گذر نہیں
دنیا میں انکو کوئی بھی ایسا بشر نہیں | جو تیری غم میں ہاتھ سے تھامی جگر نہیں
نسبت شب فراق سے روز جزا کو کیا | اوسکی تو شام ہی مگر اسکی سحر نہیں
تہمت لگاؤں کسکو میں آشوب دہر کی | تیری سوا تو کوئی جہان فتنہ گر نہیں
قاصد کو آتی دیکھ کی شادی سے مر گئی | اس سے زیادہ اور ہمیں کچھ خبر نہیں
ناقص ہیں ساری باتیں ہماری ہیں تو سہی | کیا چاہتا ہی آپ کہ کوئی ہنر نہیں

ذکر فراق سی مری شرماتی ہو عبث
زائد یہ وصل غیر سی تو شرماتی نہین

انصاف تو ہی کر کہ بھلا مین ہر اک سی
کبتک یہ جھوٹ بولون کہ وہ انکی پیا نہین

شوق وصال یار سی خوش کیون نہو کہ آج
اصرار ہی ادہر بھی ہی جتنی ادہر نہین

ہر وقت روتی ہی رہین اسمین کچھ لطف ہی
فرصت غم فراق سی انکو اگر نہین

ہی کیا سمجہ کی طعن مری جسم زار پہ
تم بھی تو دل مین سوچو تمہاری کمر نہین

خوش ہوتی ہو رقیب کی فریاد سی عبث
آہین بھی سنتی ہو وہ کہ جنمین اثر نہین

نواب اوسکو روز جزا سی ڈراتی ہین
جس بت کی دلمین ہا خدا کا بھی ڈر نہین

جبین رگڑی ہی پر تیری اتنی خشونت مین
کہ اب باقی نہین ہی حرف تک بھی لوح قسمت مین

کیا ہی مبتلا کیون ہمکو رنجِ روزِ فرقت مین
سرورِ وصل بھی تو ہی الٰہی کی قدرت مین

تمنائی وصال و حسرتِ دل شوق و بینائی
ہوا ہی دفن کیا کچھ ساتھ میری ہی تربت مین

کسیکو لذتین اس عشقبازی مین ملی ہونگی
مصیبت کرکی ہمتو پڑگئی ہین آپ آفت مین

ہجوم آہ مین بھی دلسی وہ دونگا رقیبونکو
خلل ڈالا ہی اپنی دم سی پی کی خوابِ راحت مین

گریبان چاک ہوگا ہاتھ مین دامن کسی بت کا
تجھی زاہد یہ شکل اپنی دکھائینگی قیامت مین

نہ دینا دل کسیکو حشر تک کیسا ہی جی چاہے
بہر اتھا بس یہی مضمون میری ہر وصیت مین

تلافی ہو تو وقت کہو لذت شکوونکی ای ناصح
وہان تو اک مزہ ملتا ہی ظالم کو شکایت مین

عبث برہم کیا نواب ذکر اوسکی محفل کو
نتھی کمبخت کیا صحبت عزا کی ساری خلقت مین

ردیف واو

زمانہ بھر تو محو عیش و مست بادہ خواری ہو
جسی کوئی نپوچھی ہای وہ قسمت ہماری ہو

وفا کی ذکر سی ہوتا ہی حسد تمکو جو تو
مجھی اتنی جفاونسی نہ کیونکر بیقراری ہو

نہین معلوم اسکی مصلحت کچھ بھی ہمین یارب
کہ ایسی سنگدل کی شکل ایسی پیاری پیاری ہو

نہ کہا نامہ اعمال مین شکر جفا میری
کہین ایسا نہو اس سی بھی اسکو شرمساری ہو

رہون عیش خانمین بھی مین غمگین تا ابد ظالم
تری دلمین اگر کچھ بھی خیال غمگساری ہو

بھلا وہ درد کیونکر قابل اظہار ہو ناصح
کہ اپنی جان سی بھی دلکو جسکی رازداری ہو

سہی گا کون دہرکا ہجر کا گر یون ہی آگی ہو
جبھی آنا سر بالین کہ وقت دم شماری ہو

جہان سینہ پہ پیٹتا ہون تو وہین دی نشتر آگی گرن
مزہ جب ہی کہ دلسی بھی تو کچھ کچھ خون جاری ہو

سر محفل گلی ہین آج ای نواب جانین
کہ اوسکی روبرو بہی گل بہی صورت تمہاری ہو

پیکان یار غیر کی پہلو نشین نہو
دلمین نہو جو میری تو یارب کہین نہو

باندہی ہی ٹکٹکی نظر شوق نی یہان
اونکو ہی شک کہ یہ نگہ واپسین نہو

وہ کہتی ہین کہ حسن ہمارا ہی بی نیاز
پروا انہین کسیکو محبت نہین نہو

الفت ہی مجہسی غیر سی نفرت بہی سہی
اتنا نہ بولو جہوٹ کہ دل کو یقین نہو

دنیا مین جنس مہر و وفا ڈہونڈہتی ہو کیا
دیکہو تو میری دل مین بہی شاید کہین نہو

کیا جانی لطف رونی رولانی کی وہ بہلا
جس آنکہ پر ازل سی کبہی آستین نہو

ہر بار پر تمہاری یہی فکر تہی مجہی
تمکو کہین رقیب نی دیکہا ہو ہین نہو

سیلاب اشک سی ہی بہ جای خاک غیر
ایسی کو تو نصیب کوئی سرزمین نہو

شاہد پرست یون تو نہ اینگی ای خدا
جبتک کہ تیری گھر مین کوئی نازنین نہو

آجای شاید اپنی بھی ڈھب پر یہ ظلم دوست
کیونکر کہین کہ گردش چرخ برین نہو

لب ہل رہی ہین غیر کی نواب وقت قتل
کمبخت بڑہ کی سن تو کہین آفرین نہو

آجکو میری قسم نہ رو مجکو
روز مرجانی کی ہی خو مجکو

مر گیا مین تمہاری الفت مین
اب جو چاہو وہ تم کہو مجکو

کچہ تو ہی جو عدو سی بگڑی ہو
رشک کیونکر بہلا نہو مجکو

بھر تسکین زبان ہی دیدو
بوسی پھر چاہو دو نہ دو مجکو

بت بنی بیٹھے ہین وہ بزم مین آج
طعنی دیتی تھے رات جو مجکو

کیا کرون ای مسیح سوچ تو
مرض عشق گر نہو مجکو

جسکو نفرت ہی میری صورت سے
سامنی اوسکی لیچلو مجکو

اک نہ اک دن سمجھ ہی جائینگی
کہتی ہین اب براوہ گو مجکو

ہای تمتو ملو رقیبون سے
اور پھر رشک بھی نہو مجکو

دیکھی سے ہے مینی حسرت نواب
دوستو دوڑ و تہام لو مجکو

نعش پر تم جو آتی دم بھر کو
سجدی سب کرتی میری اختر کو

دیکھ کر رنگ دینٔ تر کو
روتی دیکھا ہی مینی اکثر کو

کبھی جاتا ہون ہین خبر گیری | کوئی میری بہت ستمگر کو

ہم بھی ضد سی گلی لگا دینگے | دم بسمل تمہاری خنجر کو

نامہ بھیجا ہی ہو عطا یا رب | غم بے علتی مری ہمپیبر کو

دیت خون ہی بس بھی کافی | میری لاشے پہ آؤ دم بھر کو

اوسکو تو کوئی کچھ نہین کہتا | سب برا کہتی ہین مقدر کو

خون دل اس گھڑی نہ کم ہوتا | دیکھتی ہین وہ میری بستر کو

یار ہی جب نہو تو ای واعظ | کیا کرین لیکی تیری کوثر کو

ہم ترسنی ہی رہ گئی ساقی | دور مین تیری دور ساغر کو

سبکو سب کچھ ملا مگر نواب

پیٹتے ہی رہے مقدر کو

دل ہے آمادہ جانفشانی کو — کیا کرون ہای سخت جانی کو

ڈھونڈھتا ہون عدم مین ضد سی تری — ایک مدت سی تیری ثانی کو

حال میرا وہ اسن کی کہتی ہین — مرحبا تیری خوش بیانی کو

حکمِ توبہ سے پیشتر واعظ — دیکھ لینا مری جوانی کو

انتظارِ وصال ہین کبتک — موت سی مانگون زندگانی کو

قصہ کوتاہ بھول جانا ہی — اب تو سن لو مری کہانی کو

رشک بن کر دلِ رقیب مین ہم — آئین گی تیری پاسبانی کو

حشر تک تو بھلا نسی جاؤ — مختصر سے مری کہانی کو

عشق ہی بد بلا مگر نواب
کیا کری کوئی ناگہانی کو

کسی کی شوق مین جس دل کو انتظار نہو
تو حشر تک اوسی یارب کہین قرار نہو

عذاب حشر سی ڈرتا نہین ہون مین لیکن
یہی ہی خوف کہ وہ بھی فراق یار نہو

خدا سی داد مین چاہون اگر تو کس کو
بتا تو جب تری بیداد کا شمار نہو

ہزار لطف سی پالا ہی مینی جس دلکو
ستم ہی وہ تری فرقت مین بیقرار نہو

مزہ ہی غیر کو دو تم تو مژدہ وصلت
ہزار مرتبہ اور اوسکو اعتبار نہو

وہ کیونکر آئی بھلا پھر ہماری قابو مین
یہان جب اپنی ہی دل پر کچھ اختیار نہو

نہ لین وہ خون کسی بیگناہ کا سر پر
کہین وفور نزاکت سی یہ بھی بار نہو

کسیکو محو دعا دیکھتا ہون تو مجکو
یہ فکر ہوتی ہی تیر امید وا نہو

بلا سی گر نہین روز وصال دنیا مین
شب فراق تو اللہ بار بار نہو

شہید جور و جفا کو اسی سی ہی تسکین
غضب ہی ہو تری در پر اگر مزار نہو

نہ بگڑو رشک عدو پر یہ دلمین سوچو تو
نہو جو چاہ تو پھر کچھ بھی ناگوار نہو

کہی بدی ہی رقیبونسی صاف ہم کہدین
جو ذکر غیر پر انکی وہ شرمسار نہو

نہ منع کر مجھی رونیسی اپنی محفل مین
وہ بزم کیا ہی جہان کوئی اشکبار نہو

چلی ہین عمر سی لڑنیکو آج ای نواب
نہ آئینگی کبھی جبتک کہ وار پار نہو

کیون بنایا خدا زمانی کو
ہمین کافی تھی رنج اوٹھانی کو

ہمتو رو بیٹھی اپنی جان کو ہای
مرحبا اون کی مسکرائی کو

کچھ تسلی بھی ہوگی رنج کی سات
نارسی آیے ستانی کو

بعد وصل عدو کہانکی شرم
چہوڑ دو ابتو اس حیانی کو

وہین تابوت ہی مرا ہوای
چومتا تھا جس آستانی کو

صبر اغیار تو ہی دل مین آ
آتی ہین پھر وہ آزمانی کو

نام دشمن تو کیا مہیا ہو
نقش تقدیر تک مٹانی کو

دیکھ تو جاتی ہین ہم ای ناصح
اسکی کوچی مین خاک اوڑانی کو

ابھی توبہ تھی عشق سی نواب
پھر چلی اوس سی دل لگانی کو

ردیف ہاے ہوز

نہ جای چرخ کبھی بھولی سی ہما کی ساتھ
وہ خاک ناز کری ای خضر خدا کی ساتھ

سوالِ وصل پر اوس شوخ نازنین نی جواب
دیا تو خوب بگڑ کر مگر ادا کی ساتھ

حیا تو دیکھیی نفرت ہی ایسی خلوت سی
کہ بوی زلف بھی بھیجی ہی تو صبا کی ساتھ

مجھی تو رشک ہی دلبر کہ ہای لپٹا ہی
عجب فریبی تری گیسوی رسا کی ساتھ

کچھ ایسی جل کی دعا مانگی ہی کہ سوی اثر
چلی ہین لاکھون دعائین مری دعا کی ساتھ

نہ کہیی کچھ نہین تاثیر نالۂ دل ہین
اولٹ گئی ہین کلیجی مری صدا کی ساتھ

کیا ہی وعدۂ وصلت تو لیتی آنا تم
ضرور صبر کی اندازہ بھی حیا کی ساتھ

وہ پوچھتی ہین جو مطلب تو سنبھلو ای نواب
نکل نہ جای کہین جان مدعا کی ساتھ

٦١

ردیف یای تحتانی

پہاہی مرہم کی الگ رکہنا مری ناسور سے
انکو تو جنت ہین بدلونگا ہین چشم حور سے

راہِ تاثیر آہِ دشمن کو نہ سوجہی صبح تک
ہم بہت مسرور ہین اپنی شبِ دیجور سے

وصل تو اغیار سی ہو اور غم ہی مجھسی ہون
اس طرح کی ناز او ٹہواو کسی مزدور سے

گریہ مستی ہی میری کیا قیامت آگئی
باب توبہ جو نظر آتی ہین کچہ معمور سے

وہ نہین کہنا ترا وصلتمین ہا وآتا ہی ہی
لنترانی کی صدا آتی ہی جسدم طور سے

ساری کوشش مین ملانا ای فرشتو حب گرین
خون کی بوندین ہماری زخم کی انگور سے

پاس ہی تو اس طرح ناآشنائی کی نگاہ
اور آنکہین پیار کی پہچان لینا دور سے

گر نہ جائین بجلیان خورشید روشن پہ کہین
دیکہکر آنچل اوٹھانا ساعد پر نور سے

ہم تو مرتی ہین جسم کی نہنی والو سچ کہو
پیار کرتی ہو بتونکو تم بھی اس دستور سے

حشر مین ہوگا عجب وہ بھی تماشا جسگھڑی
سامنا ہوگا خدا کا اوس بت مغرور سے

شوقِ دل گھر مین نہ لیچل پر بدر کر راہ تک
دیکھئے ہی لینگی بلاسی ہم کسیکو دور سے

بختِ دشمن کو جگا کر آپ بھی جاگی ہو تم
صاف ظاہر ہی تمہاری نرگس مخمور سے

کچھ تو صدمہ ہی جو اونکی پاس جا سکتی نہین
ورنہ ہم یون بیٹھی رہتی مدتون مجبور سے

رحم کر قربِ حضوری دیکھ کس حسرت سی ہای
بزم مین ہم دیکھتی ہین اونکو بیٹھی دور سے

چھوڑ بیٹھی جب او سبکو پھر گلہ دشمن سی کیا
چپ رہو نواب اب کیا حاصل اس مذکور سے

تجھ مین اگر بلا کی ہین سامان بھی ہی ہوی
بیٹھی ہین ہم بھی ای شبِ ہجران اٹھی ہوی

رحمت خدا کی پوچھتی پھرتی تھی حشر مین
لخت جگر سی کسکی ہین دامان بھری ہوی

مایوس ہو نہ ذبح کی دم لذت ستم
رکھی ہین پہلوؤن مین نمکدان بھری ہوی

کیا منہ کہ مجھسی وہ مین ہمچشم ہو رقیب
لاکھون ہین میری آنکھو مین طوفان بھری ہوی

صد حیف دوسکو چرخ نی پامال کر دیا
جس دل مین تھی جہان کی ارمان بھری ہوی

سینی کو میری چیر کی دیکھا جو بعد مرگ
دلکی جگہ تھی سیکڑون پیکان بھری ہوی

نواب مجکو ڈر ہی کسیکی نظر نہو
دیوانون سی ہین یار کی زندان بھری ہوی

آتا ہوا خط بت بیداد گر ملی
گویا خضر ملی جو کہین نامہ بر ملی

رولون مین اپنی حسرت دل کو ذرا اجل
فرصت دم اخیر مجھی اسقدر ملی

کیا جانی اوسکو صرف کرون مین کہان کہان
فرقتمین تیری مجکو جو کچہ بھی اثر ملے

لکھی ہین مینی نامی مین عشق کمر کی حال
ممکن نہین کسیکو مرا نامہ بر ملے

گنجایش عدو نہوتا اوسمین ای خدا
جنت بھی گر ملی تو مجھی مختصر ملے

ہستی مین تو پتا نہین ڈہونڈین عدم مین بھی
شاید وہان ہمین شب غم کی سحر ملے

رویا یہ کون شبکو گلی مین تری جو آج
کچہ خاک مین ملی ہوی لخت جگر ملے

نواب جای تو جو خدا کی جناب مین
لانا بلای عشق وہان جسقدر ملے

پوچہتا ہی یہ مجہی گردش دوران تجھسی بر
کہ کسیکی بھی کبھی نکلی ہین ارمان تجھ سی

خوب رویون شب غم مین کہ خجل ہوتا ہی
وصل کی رات بہت دیدہ گریان تجھ سی

روز غیرون کی تصور مین پھرا کرتا ہے
کیون نہ شاکی ہون بھلا پھر تری بابن تجھسے

جذب دل خاک بھلا مانون مین احسان تیرا
نہوئی ایک بھی مشکل کبھی آسان تجھسے

یار آیا نہیں نہ تو آپ مین آیا نواب
نہوئی ہونگی نہ ہین دہر مین حیران تجھسے

مری تدبیر کی صدقے بجا تقدیر ہوتی ہے
کہ میری لاش اوسکی راہ مین تشہیر ہوتی ہے

کسی سے بھولکر بھی گر کوئی تقصیر ہوتی ہے
تو میری ہی لیے اوس جرم کی تعزیر ہوتی ہے

تکلف کونسا ہے نالۂ اغیار مین یارب
کہ ایسے سنگدل کے دل مین بھی تاثیر ہوتی ہے

بنا لیتا ہے پتھر کا کلیجا جب کوئی اپنا
حکایت سختی ہجران کی تب تحریر ہوتی ہے

زمانے بھر کے حق مین ہو جفا القلم وارد
مگر میری لیے ہر دم نئی تقدیر ہوتی ہے

قیامت کو بڑہا دو ای فرشتو اور کچہ گھڑی
کہ میری غم کی کیفیت اوسی تحریر ہوتی ہی

کرو مین رشک کس کس سی کہ ہر عالم مین بستی ہی
بغل مین جسکی دیکہا تیری ہی تصویر ہوتی ہی

ادب سی آہین سجدی کی لیئی ہادی کہہ دو
کہ میری خاک سی کعبی کی اب تعمیر ہوتی ہی

خطا سرزد جو ہوتی ہی تو برسون رہتی ہی نازش
تری مجرم کو ایسی لذت تعزیر ہوتی ہی

بنایا عشق نی یوسف کو ادنی اک زندانی
مگر خواب محبت کی بہی تعبیر ہوتی ہی

تمہارا نام لیتی تو بہلا اک بات بہی ہوتی
جنازی پر مری کسواسطی تکبیر ہوتی ہی

اوٹہایا ہی قلم پہر کاتب قدرت نی سستی ہین
سنا ہوگا کہ تیری وصل کی تدبیر ہوتی ہی

نہین سمجہا ہی کہ نواب تیری حق مین وہ ظالم
برابر مجہسی اوس سی روز ہی تقریر ہوتی ہی

ہوا مدہوش جسنی شکل دیکھی دیدۂ تر کی
مری اشک مسلسل ہین کہ لہرین آب گوہر کی

دم دعوای الفت تم جو آئینہ دکھاتے ہو
مگر کچھ فکر کر لی ہو گی دلمین میری ہمسر کی

بھی ٹہرکا ہی یارب حال کیا مخلوق کا ہوگا
ہوئی مثل شب غم گر درازی روز محشر کی

نہ اوڑ جائی کہین تاثیر انداز تکلم سی
قسم کہانا نہ بہولی سی بھی تم میری مقدر کی

دہری رہ جائینگی چالاکیان تیری اگر دوگن
پی وصلت جب اوس نے ہتنے کوئی ساعت مقرر کی

جو کہتا ہون کہ میری گہر چلو تو ہنسکی کہتی ہین
نہین فرصت ذرا ابھی ہمکو اب تم راہ لو گہر کی

طواف کوی جانان مین ہون بیخود آن واعظ
خبر محشر مین مجکو بھی ملی گی حج اکبر کی

ندیکھو آئینہ عاشق بنو گی ورنہ تم اپنے
بڑی مشکل پڑی گی چوٹ ہی وہ بھی برابر کی

شبیہین سیکڑون کہینچی ہین تو تونی ہر مصور نے
فرہ ہوگا کہینچی تصویر گر تجھسی ستمگر کی

علاج ان وحشتوں کی ہوگئی کیا اس سخت جانی ہے
پہ چُبھی کی کاہیکو میری بدن مین نوک نشتر کی

بڑھا اک آن مین عمر رواں سے سو قدم آگی
مری دل سے گئی پوچھی روانی تیری خنجر کی

وفور حسرت و غم دیکھکر جو بن مصیبت مین
تصور کیا پھری آنکھوں مین صورت روز محشر کی

خرام ناز ہی نے تیری بسمل کر دیا ظالم
یہان کسکو خبر ہی ہان ساقی دور ساغر کی

عبث حیرت ہے ای نواب تمکو زرد رو ہی سے
ہجوم یاس مین صورت یہی دیکھی ہی اکثر کی

جس سے اوس بت نے آشنائی کی
اوسنے بھی دھر مین خدائی کی

وصل مین منہ چھپای بیٹھے ہین
یہ بھی اک شکل ہے جدائی کی

خاک تک بھی یہان قفس مین نہین
ہے وہان فکر اب رہائی کی

حشر منظور تھا تو پھر یا رب — دونون عالم کی کیون صفائی کی

تا ابد مرتی او س مسیحا پر — عمر فانی ہاے بیوفائی کی

تیری موی کمر فی سوی عدم — ناتوانون کی رہنمائی کی

میری ہی دلسی کوئی پوچھی — قدر میری شکستہ پائی کی

سر تربت بھی میری طالع نی — تیری لانی مین نارسائی کی

آئینہ دیکھکر وہ چاہتی ہین — مجھ سی تعریف خودنمائی کی

تیری ابرو سی ہم بھی سیکھین گی — کچھ نہ کچھ طرز کج ادائی کی

کل صفائی ہوئی تھی مدت مین — آج پھر ہے خبر لڑائی کی

وہی صیاد بن گیا اپنا — جس سی امید تھی رہائی کی

کیسی شکوون کی خاک اڑاؤن مین
شکل نکلے اگر صفائی کی

سادہ لوحی تو دیکھ ہی مجھکو
تجھ سی امید آشنائی کی

وہی نواب ہو گیا کافر
دھوم تھی جسکی پارسائی کی

قضا سی کہدو یہ فرقت مین اپنی رب کی لیی
کہ چاہتا ہون تجھی مین بھی شب کی شب کی لیی

دمِ وصال نزاکت سی تم نہ کھینچو آہ
بنی ہی یہ تو فقط مجھ سی جان بلب کی لیی

خفا تو ہوتی ہو پر یہ بھی سوچ رکھو تم
کہ دلمین صبر بھی ہی رنج بی سبب کی لیی

ستم نہ سمجھون تو ہی لطف کو تو کیا سمجھون
پسند خاک ہو وہ بات ہو جو سبب کی لیی

وہ خواب ناز سی جھنجلا کی چونک اٹھی ہائی
لیی بھی ہمنی جو بوسی تو کس غضب کی لیی

۶۲

خراب بوالہوس کوچہ گردِ رسوائی | بہت سی نام ہین ایسی مری لقب کی لیی

نصیب غیر ہون دشنام آپکی صد حیف
یہ کہی دل ہی مین نواب بی ادبی کی لیی

سب امیدین اپنی جب روزِ قیامت لیگئی | پیشِ حق ہم بھی تری ملنی کی حسرت لیگئی

روزِ اول دل چکا تھا صبر الوبی مجھی | دیکھکر تجکو فرشتی یہ امانت لیگئی

زلزلہ برپا ہوا زیرِ زمین افسوس ہم | لیگئی دل قبر مین یا ایک آفت لیگئی

رشک سی دم پر بنی اسواسطی دشمن کی گہر | وقتِ آخر اوسکو ہم بھر عیادت لیگئی

ہای دم اوسدم نہ نکلا جب عدو کی قبر پر | تم مجھی روتی ہوی بھر زیارت لیگئی

پوچھ میری دل سی قدر اونکی جو تیری سامنی | ذلتون کی واسطی سو بار عزت لیگئی

موت کو دینا بہت مشکل ہی اپنا نقد جان سبے
ہمتو یہ باری فقط تیری بدولت لیگئے

ضعف کی قوت بڑہی اتنی کہ وہ سونا سبے
دل مین اپنی جو رہی تھی تاب طاقت لیگئے

آج وقت جنگ ہم قائل ہوی لوا سے گئے
تیری گہر سی حبیب و امن کو سلامت لیگئے

تری کوچی کی ڈالون سر پر اپنی خاک تہوڑی سی
اسی سی خوش ہو شاید خاطر غمناک تہوڑی سی

نکالونگا اسی مدت مین کیا کیا حسرتین دل سی
کہٹی گر وصل کی شب گردش افلاک تہوڑی سی

دل مظلوم ہی مین ہتی ہی اللہ کیا ہمتو تا
تمنا یوہین رکہتا اگر کوئی سفاک تہوڑی سی

اسی سی دیکہین تجہکو یا الہی نقر ہی ہی
ہماری آنکہ محشر تک رہی نمناک تہوڑی سی

علانیہ بہت سی می جو پیتی ہم تو کچہ ڈرتی
کبہی پی لی ہی ہم اہ چہپ کی زیرتاک تہوڑی سی

نرالی ڈھنگ ہوتی اسکی ہر گردش مین گر ہوتی
فلک کی آب و گل مین عاشقونکی خاک گر ہوتی

یہ دست انداز یان نواب دیکھو رنگ لاوینگی
ہوئی گر آستین اوس جنگجو کی چاک تھوڑی سی

تنہا نہ قتل کرنی کو یہ ظلم و جور ہی
مارا ہی جسنی ہمکو وہ انداز اور ہی

ای آسمان اور کہین جا کہ ابھی یان
اک بدبلا کی فتنہ گری کا یہ دور ہی

وعدہ وصال کا نہ گھٹین جای جس سی شان
اقرار قتل مین تمہین کیون فکر و غور ہی

آئی ہو منہ بنای لحد پر بتاو تو
کیا اب بھی دل مین کوئی تمنای جور ہی

ہی تجھسی روز موت سی نواب سامنا
نادان زیست کا یہ بھلا کوئی طور ہی

درد کی شدت ادہر دلمین ادہر پہلو مین تھی
رات کو دو طرح کی لذت مری قابو مین تھی

بہر تسکین دل نی لی لی ہی غنیمت جانکر
وہ جو وقت ناز کچہ جنبش تری ابرو مین تھی

قتل ہی کرتی جو مانع تھی نزاکت وصل کو
اتنی طاقت تو تمہاری ساعد بازو مین تھی

شرم سی جا کر حنا کا رنگ ہاتہون مین چھپا
اسقدر سرخی دم آخر مری آنسو مین تھی

آشنای بستر غم اب وہی ہی ہر گہڑی
صورت زیبا تمہاری ہای جس پہلو مین تھی

چل نہ اترا ای صبا دم بہر لپٹ کر زلف سے
مدتون چوٹی کی خوشبو سیری بہی تو مین تھی

مجکو حیرت ہی شب ہجران مین کیونکر آگئی
یہ سیاہی تو فقط اوس حور کی گیسو مین تھی

ابتو اک اک رونگٹی مین ہو گئی جلوہ فروش
پہلی بہی شوخی تھی پر اوس نرگس جادو مین تھی

جان دیتی ہی تنہی طول شب فرقت کو آج
سخت جانی مدتونسی گو مری قابو مین تھی

بیقراری کیا اونھین ہوتی کسیکی جان ہے
اوسکی شدت تو یہان ہر دم مری پہلو مین تھی

مرگئی نواب خلقت تجکو روتا دیکھکر
جو بلا تھی ہای ظالم وہ تری آنسو مین تھی

ہای فرقت کی شب بسر نہوئی
نہوئی حشر تک سحر نہوئی

صبح محشر ہی وعدہ وصلت
کیا قیامت ہی وہ بھی گر نہوئی

قاصد اپنا خدا کی گھر پہنچا
شکر ہے یہ اوسی خبر نہوئی

یھی افسوس ہی قیامت کو
کہ یہ کیفیت اوسکی گھر نہوئی

بخت بد پر مری نصیبون سے
ہای دشمن کی بھی نظر نہوئی

دل لگی گا فراق مین کیونکر
کچہ بھی گر سوزش جگر نہوئی

گریۂ غیر کا ہوا احسان ٭ کہ مری خاک دربدر نہوئی

وصل میں سیر کسکی دیکھوگی ... بیقراری سے مجھے اگر نہوئی

ایسی لذت سی جان دیتی ہیں ... کہ کسیکی بھی آنکھ تر نہوئی

حسرت غیر پر بھی رشک یہ ہی ... یہ بلا میری جان پر نہوئی

غم تو میری طرف ہی کیا غم ہی ... ساری دنیا اگر ادھر نہوئی

لاکھوں جی سی گئے نہونی پر ... شکر ہی جو تری کمر نہوئی

عیش وصلت کی ہی دعا نواب
غم میں کمبخت کیا بسر نہوئی

ہل گئی گر ہونٹھ اوس دن بھی تبسم کیلیے ... حشر میں پھر کون جائیگا تظلم کیلیے

موت مین گنتی مین ان آتو کیا ای نوحہ گر
اشک حسرت کچھ بچا رکہ میری چہلم کی لیی

صرف ہوتا ہی ہی دشمن کی خوشی مین ہای ہای
منتظر مدت سی تھی ہم حسن ترحم کی لیی

اسقدر غیرونسی کیون سرگوشیان کیں ہم
اک اشارہ ہی بہت میری توہم کی لیی

اپنی گردش میری اختر مین کہان سی آگئی
ای فلک یہ تو بنی تھی تیری انجم کی لیی

ہای کس گل کا ہون کشتہ کہ میری قبر پر
بلبلونکا رور جمگھٹ ہی ترنم کی لیی

لی چکی ہی سب ادای خامشی ہر چند پر
صبر رکہ چھوڑا ہی پھر بھی کچہ تکلم کی لیی

تو سر اپنا فی سبیل اللہ دیدی محتسب
بادہ نوشون کو ہی خواہش خشت کی خم کی لیی

کیا ہنسی آتی ہی مجکو حضرت نواب پر
آی ہین روز جبر اسکی تظلم کی لیی

کوئی حسرت جو کبھی دل سی نکل جاتی ہی
مژدہ دیتا ہون کہ اب اور بلا آتی ہی

یاد آجاتی ہین جب وصل کی باتین دلکو
یاس کیا کیا شب غم مین مجھی تڑپاتی ہی

میری دلکو تو ہی آرام انھین سی ناصح
کیا کرون خلق اگر نالون سی گھبراتی ہی

گلۂ وصل عدو کیون نہ کرون مین انسی
گو نہ مانین وہ برا آنکہ تو شرماتی ہی

روکتا ہون مین بہت دلکو مگر نازکی وقت
منہ سی بیساختہ تعریف نکل جاتی ہی

زلف دل الجھی تو دنیا کی چھٹی ہی حیرت
کہ تری چہری پہ اب کسلیی بل کھاتی ہی

کچھ خرابی مین نہین چھوڑتی اعدا لیکن
روز بگڑی مری تقدیر سی بن جاتی ہی

رشک ہوتا نہ مجھی تو وہ نہ دیتی دشنام
میری غیرت ہی یہ سب کچھ مجھی سنواتی ہی

حسن اوسکا نہین خالی ہی نمایش سی کبھی
جب بگڑتا ہی تو مشاطہ کی بن آتی ہی

حال نواب عبث دیکھ کی تم ہنستی ہو
بھی ہوتا ہی جو تقدیر پلٹ جاتی ہی

حسرتین گر نکل گیئین دل سی
ہو گی پھر زندگی بھی مشکل سی

ایک ہی آہ اُس کی بسمل سی
پھر گئی خلق کوی قاتل سی

میری ہی دلسی کوئی پوچھی حال
چاہتا ہون اوسی مین جس دل سی

اب یہ رونی مین رہگئی تاثیر
اوٹھ گئی ہنس کی وہ بھی محفل سی

ہی دم واپسین مین جو لذت
کوئی پوچھی وہ تیری بسمل سی

شور تھا میری جان دینی پر
مرحبا کا زبان قاتل سی

آج کیا ہی جو حضرت ناصح
اوسکی در پر کھڑی ہین سائل سی

فکر ہی حسرتین نکلنی کے
آہ نکلی گی کس طرح دل سی

قیس لیلی کی سمت رخ نکری
ہنس کی جھانکی اگر وہ محمل سی

کیسی شکوی یہان نہ نکلی گی
آہ تک بھی زبانِ بسمل سی

حشر کو دیکھکر یہ سمجھی ہم
خلق آتی ہی کوی قاتل سی

وہی دل خاک مین ملاتی ہین
جسکو پیدا کیا ہی مشکل سی

ایک ہی وعدۂ دروغ سی ہای
حسرتین سب نکل گئین دل سی

کیون نہو گھر مین حشر کا سامان
مجکو لاتی ہین اسکی محفل سی

تھا بہت شوق کعبہ ای نواب
پھر گئی تم تو پہلی منزل سے

تا نجانی اوس پری کا کوئی دیوانا مجھی
فرض ہی قبر عدو پر آکی ان جانا مجھے

وہ مجھی سمجھا رہا تھا ہای تم کیون آگئی
جس سی لازم ہوگیا ناصح کو سمجھانا مجھے

وحشتون نی ہاتھ توڑی کیا کرون ہای ہای
وصل کی شب ہی کسیکی زلف سلجھانا مجھے

لاکہ قصر خلد گر ملجائینگی روز جزا
یاد آئیگا یہ اپنا پھر بھی ویرانا مجھے

مرکی بھی ہرگز نہ بہولیگا کبھی تا روز حشر
ناز سی وہ ہمرہ غیر آپکا آنا مجھے

جان دون ہین فرقت جانان ہین تو ای دوستو
اشک حسرت عاشقونسی لیکی نہلانا مجھے

شوق سجدہ کی ہی فرمائیں کہ چل بھی بزم مین
رشک سی دل ڈرکی کہتا ہی نہ لیجانا مجھے

سچ تو نواب ہاتھ آتی ہی یہ نعمت کسے
چاہیی فرقت مین خوش ہو ہو کی غم کھانا مجھے

انتظار و رشک کی یون تیغ خنجر تو نہتی
غیر پر سبب کچھ سہی یہ ظلم مجھپر تو نہتی

کس طرح لیتا دیت مین شاہدان خلد کو
شوخ تہی وہ بہی مگر تمسی ستمگر تو نہتی

نوچ ڈالی پنجۂ وحشت نی تو کیا ہوگیا
تار ہای جیب کچہ زلف معنبر تو نہتی

کس گنہ پر خاکسارونکو ملایا خاک مین
سخت جان تہی ایفلاک پر تیری ہمسر تو نہتی

فخر جب کرتا ہون ونی پر تو ہنسکر کہتی ہین
نالہ ہای زار مین آشوب محشر تو نہتی

کہتی ہین مرجاوگی تو ہم ملینگی حشر مین
منحصر وعدی تمہاری ہای اسپر تو نہتی

تم عبث بچتی تہی اوس صیاد کی چوٹونسے ہای
تیر تہی نواب کچہ مژگان کی خنجر تو نہتی

جب کبہی شام و قت آتی ہی
اک زمانی پر آفت آتی ہی

طرز رفتار بھول جاؤ تم
سنتی ہین ہم قیامت آئی ہے

عشق کی رنگ تو مجھی سی پوچھ
یون تو سبکی طبیعت آئی ہے

تھام لینا ذرا کلیجے کو
دیکھو وہ میری تربت آئی ہے

قصد گریہ نہ کیجیے نواب
لوگ کہتی ہین آفت آئی ہی

یا الہی فرقت جانان ہین لذت کی لیے
دل نیا ملجای مانگون جس مصیبت کے لیے

میری طالع اونکی گیسو مین پھانسی آگئی
یہ سیاہی تو بنی تھی شام فرقت کی لیے

دوست کہون کیون نہ ویرانیکو اپنی ہین جہان
آفتین دنیا کی آتی ہین زیارت کی لیے

موت آئی کیا رقیبونکو ذرا پوچھی کوئی
آتی ہین جو آج وہ میری عیادت کے لیے

فکر تو ہرگز نکر درد جگر کی چارہ گر
کوئی ہمدم تو رہی دل کی فراغت کی لیے

مر گیا ہون عشق مین اک حور کی ای زاہدو
چاہیی دنیا مین جنت میری تربت کی لیے

رشک ہی اگر نہ منظورِ خدا ہوتا تو پھر
کیون بناتا عشق کو وہ پیاری خلقت کی لیے

میری ہی حق مین ہوی صرف وقت وصل ہاے
دلسی مانگی تھین دعائین حشر تک کی لیے

پھر ہم تمکو دکھائینگی سرِ محفل کبھی
مل گیا موقع اگر کوئی شرارت کی لیے

فاتحہ پڑہ لو تمہین نواب قبر غیر پر
اس جگہ پھر کون آئی گا زیارت کی لیے

متفرقات

دو ظلم بھی وہ اسکی نہ اوٹھائی گئی نواب
بیڑا تم اسی منہ پہ اوٹھاتی تھی وفا کا

الله
محمد

دیگر

موت میری ڈرہ کی عمر جاودانی ہی کہ آج ‏— مر گیا دہشت سی دشمن مجہکو بسمل دیکھکر

دیگر

جفای چرخ سی آشنا تو ہو گیا معلوم ‏— کہ شاہدون کی سوا ظلم دوست اور بھی ہین

دیگر

الله جانی خلق کو کیا کچھ سنائی ہم ‏— واعظ کی منہ مین ہای ہماری زبان نہین

دیگر

مرتی دم بھی یہی رہا افسوس ٭ ‏— کس سی اوٹہین گی ناز قاتل کی

دیگر

پہلی جو کبھی ہمسی ملاقات نہوتی
تو آپ مین دل لینی کی بھی گھات نہوتی

ہوتا جو کہین روز ازل روز جدائی
تو ہوتی قیامت بھی مگر رات نہوتی

دیگر

آہ کھینچون صدمۂ فرقت سی مین کیا کہ گرا ہی
یہ فقط حیلہ ہی تیری رحم آنی کی لیے

قطعات تاریخ طبع

تاریخ منشی سید محمد اسمٰعیل حسین منیر

مطبوع کلام قبلهٔ عالم شد — سرگرم ستایشش چه زهاد چه رند
هاتف خوش گفت سال طبعش بمنیر — دیوان جدید جم حشم یوسف هند
۱۲۹۶

تاریخ منشی گوبند پرشاد صبا

نواب جهان کلب علیخان بهادر — اوصاف کمالش بود از نقص منزه
دیوان نوی ساخت مرتب که بخوبی — با صحف رخسار حسینان بود اشبه
بنوشت صبا مصرع سال از پی طبعش — گل کرد بهار نوی از طبع شهنشه
۱۲۹۶

تاریخ آغاے علی شفتی غنی

شاہد مضمون ہین توقیع سخن مین جلوہ گر | پیکر معنی سی ہی دست و بغل جان سخن
عرض کرتا ہی غنی یہ مصرع تاریخ طبع | مصحف حسن بیان اعزاز ایمان سخن
۱۲۹۷

تاریخ فقیر حقیر احمد امیر

الحمد لخالق البرایا | والشکر لواہب العطایا
دیوان حضور لامع النور | ہر سطر ہے جسکی گیسوی حور
مطبوع ہوا ہی واہ کیا خوب | ہر صاحب طبع کو ہی مرغوب
ہر بیت ہی انتخاب آمین | ہر شعر ہے لاجواب آمین
دیکھی نہ سنی بلاغت ایسی | سحبان مین کہان فصاحت ایسی
تعریف امیر کیا کرو نین | توصیف امیر کیا کرو نین

تاریخ مین تر زبان ہین مصنف		ہی پادشہ سخن مصنف
۱۲	۹۷	

تقریظ در صنعت نثر مرجز
از آغا علی نقی غنی

سینے سے عیان ہی دل دیوانہ ہمارا
دیوارون سی چھپتا نہین ویرانہ ہمارا

تہا شب کو غنی کی گہر – غل مرگِ تمنا کا – گہر مقتلِ صد ارمان – فریادسی ہر ساعت ہنگامہ قیامت کا – وہ سینہ زنی آفت – وہ صورِ لبِ نالی – وہ شعلہ فگن آہین دلمین وطنِ وحشت – زخمی کیطرح ہر سو – افتادہ تہین دیوارین – جلاد کی آنکہون سے ہیدید ہر اک روزن – ہر در دہن اژدر – چہت ٹوٹنی مری سر پر – آہونکا دہوان چہایا سیلاب حوادث کا – کچہ فرش کسی جانب کچہ برق کی شورش سی – خرمن کا پتا ثابت دم بند ہوا کا ہی – ویرانی ہین کون آتا – کچہ سانس کی آمد شد – زخمون کی دریچون سی گرتی تھی ہواداری – اللہ ری شبِ تیرہ – دن جسکا شب مدفن – خورشید جو نکلا بھی – خالِ رخِ شب ٹھہرا – طوفان ڈبونی کو – ہر قطرۂ خونِ دل – داغونکی چراغ اوسمین – جگنو شبِ باران کی – وہ ضعف کہ بستر پر – گویا کہ نہین کوئی – دل بیٹہنی والون ہین – درد اوٹھنی اوٹہانے کو – بیتابیون کی ہاتہون – کروٹ کا بدلوانا – آغوش مین لختِ دل – خوناب سی تر دامن – لاشین کہین حسرت کی – ارمان کہین بسمل خود موت خجل مجہسی – مین زیست سی شرمندہ – اسباب

شہید ستی بہری ہین تباہی کی - افلاس سی دل خستہ - فکرونسی جگر زخمی - فاقون سی بدن لاغر غمخوارونکی بدلے ہین
قرض آئی پہر حاضر - ناخواندہ مری مہمان - ارباب تقاضا تہی - ناگاہ بہری قسمت - آہونمین اثر آیا - سنتی ہی
مری نالی - ارواح اکابر نی - کی آکی مددگاری - سحبان نی کہا بخٍ - دعبل نی کہا احسنت - فی الفور نظامی نی
دکہلا دیی گنجینی - فردوس سی فردوسی - گلدستی اوٹہا لائی - سعدی نی کہا ہنسکر - خوشباش مرنج
اینک - کچہ مجکو تحیر تہا کچہ ضحک تعجب سی - القصہ کہ ان سب نی - بٹہلا ہی دیا مجکو - بولی کہ نگر گریہ
اب ہین گئین کلفت کی - دن عیش کی آپہونچی - یہ کہکی دیا مجکو اک مصحف نور آگین - فرمایا کہ لی خوش ہو
کر اسکی مصنف کی - جی بہر کی ثنا خوانی - ہم عالم امکان مین ہوتی تو بجا لاتی - یہ خدمت ذی رتبہ
ہی یہ سخن رنگین - اوس بحر کرامت کا - اللہ ہی خوش جسسی - محبوب جناب الٰہ راضی - ہر ملک مین جاری
ہی - فیض اوس یم احسان کا - ہی قدر کمال اوسکی - دربار سخاوت مین - ہر علم مین کامل تر - ہر فن مین
ہی لاثانی - نواب تخلص ہی - اقبال و حشم اونکا - اللہ کری افزون - صحت سی رہین توام - ہو عمر ابد
ہمدم - یہ سنکی مین جی اوٹہا - یعنی کو صحیفی کی - تعظیم بجالایا - کی حمد خدا اولی - پہر نعت پیمبر کی - دیوان کو
جب دیکہا - نام اوس درِ معنی کا - توقیع سخن پایا - اردو مین یہ حضرت کا - دیوان چہارم ہی - کیا زور
طبیعت ہی - کیا فکر کا طغیان ہی - ہر شعر کی سو معنی - ہر بیت کی سو پہلو - ہی نظم ثریا بہی - نثر اسکی
مقابل مین - ہر بات کی شوخی سی - معشوق ہین شرمندہ - مضمون تر و تازہ - گلدستۂ جنت ہین
پہولون مین نہ یہ نکہت - عطرون مین نہ یہ خوشبو - ہین رنگ قدیمانہ - پر کوچہ جدا سب سی - پوشیدہ ہین
لفظون مین - مضمونون کی وہ پریان - جو شیشۂ گردون ہین - افسون و عزیمت سی - دم بہر نہین رہ سکتین
یہ گوہر رخشندہ - کسطرح سمائی ہین - حرفون مین کہان دامن - کاغذ مین کجا وسعت - ایمان بلاغت کا

مصحف ہی اک پایا۔ اعجاز کی معدن کا۔ ہی لعل تو اک یہ ہی۔ عمانِ حقیقت کا گوہر ہی تو اک یہ ہی۔ ہی یہ وہ
عروسِ نو۔ دُرہای معانی کا سہرا ہی اسکی سر۔ جو شمع ضیا گستر۔ تھی وادیٔ ایمن مین۔ پھر اوسنی تجلی کی۔
اس بزم دل آرا مین۔ اب دیدہ موسی سی۔ اس نور کی بجلی کو۔ دیکھو تو نظر آئی۔ بلبل کی کہین نغمی۔ دریا کی
کہین شور شس۔ نشتر کہین الفت کے۔ فرقت کی کہین خنجر۔ ہر شکل مین یکتا ہی۔ ہر رنگ مین لاثانی۔ گفتار ہی
یہ بی لب۔ یوسف ہی یہ بی کنعان۔ نشہ ہی یہ بی بادہ۔ طوفان ہی یہ بی دریا۔ تلوار ہی سنی آہن
پیکان ہی بی ناوک۔ انداز ہی بی شاہد۔ آہنگ ہی بی مطرب۔ بی خوف ہی یہ دولت۔ بی بیم خزان
گلشن۔ بی ساغر و خم صہبا۔ بی کام و دہان نالہ۔ مطلع ہین قدر منظر۔ ہر مصرع تر طوبی۔ بیتین ہین یہ بیخانہ
ہین صدر نشین معنی۔ یہ نجم ہین خمس کی۔ مرجان ہی سوار و تن۔ اوزان رباعی کا ہی چار طرف شہرہ
حق بات یہ ہی بیشک۔ دنیا مین کوئی شاعر۔ ہمسر نہین حضرت کا۔ دیوانوں کی یہ کثرت۔ جدت یہ مضامین کی
دیوان دوم مین جو۔ لکھی گئی ہین قیدین۔ بندش مین وہ لازم ہین۔ اون قید و نسی مشکل تر۔ اک قید یہ ہی
اسمین۔ یعنی الف آخر۔ اردو کی بہی لفظون کا۔ تقطیع عروضی مین ساقط نہین ہو سکتا۔ ان قیدونکی سختی پر
سختی مین یہ رنگینی۔ اللہ کی قدرت ہے۔ جبتک کہ زمانی مین۔ ہو نظم خوش آئین ہو۔ دولت کی ترقی ہو
حشمت کی ہو افزونی۔ عمر خضر و عیسی۔ اقبال سکندر ہو۔ خدمت مین کمر بستہ۔ آفاق کی حاکم ہون
مداح غنی بہی ہو۔ ہر لحظہ ثنا گستر۔ صد شکر کہ یہ دیوان۔ سرتاج مطابع مین۔ شعبان کی بہی ایام کو۔
سنا نوی ہجری مین۔ تقسیم ہوا چھپکر۔ اب اہل معانی سے۔ یہ آرزوی دل سے۔ نسیان سی تقاضا
بہی۔ آئی جو نظر بیجا۔ تو عفو کرین اوسپر۔ کچھ طعن نہ فرمائین

الحمد و المنة کہ این دیوان فیض بنیان بقلم شیخ الہی بخش نمکخوار سرکار فلک اقتدار تحریر گردیدہ مطبوع شد

The Nigar Book Agency
RAMPUR, U.P.

PK
2199
K34T3
1879